REGD No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۳ | ۲۱ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۲۱ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حرارت اور تیزیٔ نبض بدستور ہیں۔ دانتوں میں اعصابی درد دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ جس کی زیادتی عام ترقی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

عزیزہ مسعودہ بیگم بنت خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم کا نکاح مکرم ڈاکٹر عبد الصمد خان چوہدری ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہاؤس سرجن میڈیکل کالج ڈھاکہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

ہندوستان نے ناکہ بندی اور ساکن معاہدے کی خلاف ورزیوں سے نظام کو ادغام پر مجبور کیا

حیدر آباد کے معاملے کی نوعیت گھریلو نہیں بین الاقوامی ہے (ظفر اللہ خان)

لیک سیکس ۲۰ مئی (بی۔ بی۔ سی) پاکستان کے وزیر خارجہ اور سلامتی کونسل میں پاکستانی مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مسئلہ حیدر آباد پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستانی مندوب کا یہ کہنا درست نہیں کہ حیدر آباد کو کوئی بین الاقوامی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اور کہ اس کے خلاف ہندوستان کا کوئی قدم اٹھانا سلامتی کونسل میں پیش ہونے کے قابل نہیں۔ کیونکہ وہ ہندوستان و حیدر آباد کا گھریلو معاملہ ہے۔

آپ نے کہا قانون آزادی آخر ریاستوں پر کس طرح اثر انداز ہوا۔ اگر ریاستیں اس سے آزاد نہ ہوتی تھیں۔ تو آخر آزاد کون ہوا۔ اور یہ ظاہر ہے جب کوئی ریاست کسی نو آبادی میں مدغم ہونا نہیں چاہتی تھی۔ تو اسے آزاد رہنے کا ہر حق حاصل تھا۔

آپ نے کہا ان کے حق آزادی کو تسلیم کرتے ہوئے ہی ہندوستان نے اس امر کو تسلیم کیا تھا کہ ریاستیں جدھر چاہیں شامل ہو جائیں پاکستان میں یا ہندوستان میں۔ اس کے بعد ہندوستان کی طرف سے ریاست کی ہندوستان میں شمولیت پر مذاکرات ہوتے رہے۔ ہر مذاکرے میں شمولیت پر زور دیا جاتا رہا۔ اور جب نظام اس پر آمادہ نہ ہوئے تو ہندوستان نے معاشی ناکہ بندی اور ساکن معاہدے کو توڑ کر بالجبر اسکے مدغم ہونے پر مجبور کیا۔ آپ نے کہا واقعات کی ترتیب اور تفاصیل اس امر کی شاہد ہیں کہ حیدر آباد کے خلاف ہندوستان کا اقدام نہایت جارحانہ اور غیر منصفانہ تھا۔ جو امن عالم کو خطرے کے مترادف ہے۔ سلامتی کونسل کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے معاملات پر پورا پورا غور و خوض کرے پیشتر ازیں ہندوستانی نمائندے نے اپنا نکتہ نظر پیش کرتے ہوئے اس مسئلے کو خالص گھریلو بتایا تھا اور کہا تھا کہ حیدر آباد میں فاشی طاقتوں کے عروج نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ کہ ہم کوئی قدم اس کے خلاف اٹھائیں۔

صدر کے استفسار پر چوہدری ظفر اللہ خان نے بتایا کہ وہ تقریر کے لئے ۱½ گھنٹہ لیں گے لہٰذا باقی بحث منگل پر ملتوی ہو گئی۔

چین کا مسئلہ اتحادی مجلس میں

نیشنل چین کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ چین کی خانہ جنگی کا مسئلہ اتحادی مجلس میں پیش کر دیا جائے۔ کیونکہ کمیونسٹوں نے منچوریا کی جنگ روس مدد سے فتح کی ہے۔

دریائے ہرمند کے متعلق ایران اور افغانستان کا جھگڑا

طہران ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر یہاں بیان کیا گیا ہے کہ دریائے ہرمند کے پانی کے جھگڑے کے متعلق امریکی ماہرین کو رپورٹ مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے اخراجات ایران۔ اور افغانستان مشترکہ طور پر برداشت کریں گے۔ رپورٹ ایک غیر جانبدار کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیگی۔ جو امید کی جاتی ہے کہ آخری فیصلہ صادر کریگی۔ یہ دریا افغانستانی علاقہ میں بہتا ہے۔ مگر اس کا پانی ایرانی صوبہ سیستان کی آبپاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بناء پر دونوں ملکوں میں دیر سے جھگڑا چلا آتا ہے۔ پچھلے دنوں افغانستان نے اس دریا سے نہر نکالی اس وجہ سے جھگڑے نے تلخ تر صورت اختیار کر لی۔

شنگھائی پر گولہ باری شروع ہو گئی

کمیونسٹوں نے شنگھائی پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ یہ گولہ باری زیادہ تر شہر کے صنعتی حصہ پر ہو رہی ہے۔ ہانگ کانگ سے جو چار جہاز سامان جنگ لے کر روانہ ہوئے ہیں۔ منزل مقصود پر ان کے پہونچنے کا امکان بہت کم ہے۔

دریائے نیل پر بند باندھا جائے گا
مصر و برطانیہ میں سمجھوتہ

لنڈن ۲۰ مئی۔ (بی۔ بی۔ سی) آج برطانیہ کے وزیر خارجہ نے مصر و برطانیہ کے اس سمجھوتے کی تفاصیل بیان کیں۔ جن کے ماتحت مصر کی شہ رگ دریائے نیل کے پانیوں کو کنٹرول میں لانے کی غرض سے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پاؤنڈ کے سرمائے سے ایک بند باندھا جائے گا۔ اور بجلی کا ایک سٹیشن بھی تعمیر ہوگا۔ یہ پراجکٹ افریقہ کے ملیریا زدہ جنگلات کے قلب میں یوگنڈا میں جنجہ کے مقام پر بنایا جائے گا۔ تاکہ یوگنڈا کی بڑھتی ہوئی صنعتوں کو یہاں سے بجلی مہیا کی جا سکے۔ اس سے مصر کو صرف یہ فائدہ ہوگا۔ کہ نیل میں اتنا فالتو پانی آجائے گا جس سے وہ صحرا کی پانچ لاکھ ایکڑ مزید زمین کو زیر کاشت لا سکے گا۔

سرحدوں کی طرح ہمارے دل بھی ملتے ہیں

کراچی ۲۰ مئی۔ پاکستانی سفیر متعینہ برما سردار اورنگ زیب خان آج رنگون کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا برما قائد اعظم کے اس حقیر خادم اپنی روایتی وسیع القلبی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ قبول کرے گا۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ میں دونوں ملکوں میں ان تعلقات مودت اور بھی زیادہ مستحکم کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ جو اس وقت ان میں موجود ہیں۔ ہماری سرحدوں کی طرح ہمارے دل بھی ملتے ہیں۔ میرے لئے یہ باعث صد افتخار ہوگا۔ اگر میں دونوں ملکوں کے باشندوں کو قریب تر کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔

گولہ بارود کا ذخیرہ ہاتھ لگا

قاہرہ ۲۰ مئی۔ (بی۔ بی۔ سی) آج سکندریہ کے قریب خلاف قانون جماعت اخوان المسلمون کا گولہ بارود اور ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ برآمد ہوا۔ اس سلسلے میں پولیس نے بندرگاہ کے علاقہ اور ابوکیر کے ہوائی میدان کے علاقوں پر چھاپے مارے۔ دھماکے سے پھٹنے والے مواد کو اٹھانے سے پیشتر اس سارے علاقے کو خالی کر دیا گیا۔ واضح رہے۔ جب حال ہی میں اس جماعت کا ایک رکن نقراشی پاشا کے قتل کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ تو اس سے پہلے بھی ہتھیاروں اور گولہ بارود کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد ہوا تھا۔

سکھر برج کی مرمت کا کام اطمینان بخش ہے

کراچی ۲۰ مئی۔ آج مسٹر بندے علی سکھر بیراج کا ملاحظہ کر کے کراچی واپس آگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیراج کی مرمت کا کام نہایت تسلی بخش ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پریس موہن لال روڈ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ اپریل ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان میں عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط گیارہ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چھ کس تھی۔

اس دفعہ بیعت کے لحاظ سے سرگودہا۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ جھنگ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

ممالک غیر میں ۴۹ بیعتیں ہوئیں۔ نقشہ درج ذیل ہے۔

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سرگودھا	
چک ۴۹ شش	۵
کھونکہ	۳
تخت ہزارہ	۳
بھیرہ	۳
چک ۹۸ و چک ۱۵۵	۲+۲
چک ۹	۲
حلال پور	۲
چک ۸۷	۲
چک ۲۰	۱
چک ۸۸	۱
بلند	۱
نوادے چک	۱
چک ۱۱۶	۱
چھینی ترکھان	۱
چک ۳۸	۱
ادرحمہ	۱
چک ۴	۱
سرگودہا	۱
چک ۳	۱
چک ۴۹	۱
بھلوال	۱
جھاوریاں	۱
جمال آباد	۱
میزان	۴۰
ضلع سیالکوٹ	
خانوالی	۷
لمبے	۶
کوٹ گھمن	۲
کوٹ کریم بخش	۲
چہور	۲
تلونڈی عنایت خاں	۱
سیالکوٹ	۱
ڈھمالہ	۱
کنجروڑ	۱
دیال سلاریاں	۱
کھاگووال	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
ڈگری	۱
رسول پور	۱
سیالکوٹ	۱
"	۱
گوتہ	۱
ڈسکہ	۱
کھرڑ کے کلاں	۱
ملیانوالہ	۱
میزان	۳۳
ضلع لائلپور	
چک ۶۹	۴
لائل پور	۳
جوکہ	۱
جاسرا	۱
چک ۹۷	۱
چک ۲۷۸	۱
چک ۶۹	۱
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
چک ۳۰۲	۱
لیسلاں	۱
جڑانوالہ	۱
چک ۱۵۵	۱
چک ۱	۱
چک ۸۶	۱
چک ۳۰۶	۱
چک ۵۲۸	۱
چک ۹۶	۱
ساروکی	۱
پیر محل	۱
میزان	۲۴
ضلع شیخوپورہ	
کوٹ اندر سنگھ	۴
ننکانہ	۴
نظام پور	۲
کرتو	۲

نام جماعت	تعداد بیعت
سید والہ	۱
واربرٹن	۱
گھنگرانوالہ	۱
چک ۱۱۷	۱
مومن	۱
آوان	۱
چھور	۱
میزان	۱۹
ضلع گجرات	
کھاریاں	۳
منڈی بہاؤالدین	۲
بادشاہ پور	۲
چک سکندر	۲
ڈنگہ	۱
ڈھو	۱
سعداللہ پور	۱
ناگڑیاں	۱
علی پور	۱
گولے کی	۱
کڑیانوالہ	۱
جلال پور	۱
میزان	۱۷
ضلع جھنگ	
چنیوٹ	۶
پکا	۲
شورکوٹ	۲
داجن پور	۲
بستی دریام	۱
کوٹ قاضی	۱
احمد نگر	۱
لالیاں	۱
میزان	۱۶
ضلع گوجرانوالہ	
منڈیالہ	۳
مدرسہ چٹھہ	۲

نام جماعت	تعداد بیعت
تلونڈی	۱
شیر پور	۱
حافظ آباد	۱
گوجرانوالہ	۱
کولو تارڑ	۱
ٹکن پور	۱
میزان	۱۱
ضلع لاہور	
لاہور	۳
پریم نگر	۳
کوٹ مہتاب خاں	۲
بھگوان پور	۱
میزان	۹
ضلع منٹگمری	
اوکاڑہ	۶
رسالے والہ	۱
چک ۳۰/۱۱-L	۱
چک ۱۹	۱
میزان	۹
ضلع راولپنڈی	
چک لالہ	۱
میزان	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
جہلم	
جہلم	۴
دوالمیال	۱
خان پور	۱
میزان	۶
ضلع ملتان	
ہوسی	۱
کبیر والہ	۱
چک ۵	۱
میزان	۳
ضلع مظفر گڑھ	
کمول مڈیر	۱
علی پور	۱
میزان	۲
ضلع میانوالی	
کنیری	۱
میزان	۱
ریاست جموں کشمیر	
جموں	۱۰۰
متفرق	۷
میزان	۱۰۷

نام جماعت	تعداد بیعت
سندھ	
کراچی	
محمود آباد اسٹیٹ	۷
کنری	۲
کراچی	۲
لاڑکانہ	۱
میزان	۱۲
حیدرآباد دکن	
فضل پور	۱۴
حیدرآباد	۱
میزان	۱۵
بنگال	
چٹاگانگ	۴
میزان	۴
صوبہ بہار اڑیسہ	
کرٹڑاپلی	۱
میزان	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
مالابار	
کوٹار	۲
میزان	۳
ریاست بہاولپور	
چک ۹۵	۱
چک ۶۲	۱
الہ آباد	۱
میزان	۳
کوئٹہ	
کوئٹہ	۱
میزان	۱
صوبہ سرحد	
پشاور	۱
میزان	۱
ممالک غیر	
یوگنڈا	۳۸
لنڈن	۱
بورنیو	۳
نائیجیریا	۷
میزان	۴۹

شنگھائی کو تین دن میں ہمارے حوالے کردو۔ کمیونسٹوں کا نوٹس

ہانگ کانگ ۱۹ مئی۔ یہاں جو اطلاعات پہونچ رہی ہیں۔ ان کے مطابق کمیونسٹوں نے شنگھائی کی قلعہ بند فوج کو تین دن کے اندر اندر شہر حوالے کر دینے کا نوٹس دیا ہے۔ ورنہ شہر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا جائے گا۔ افواہ گرم ہے کہ دو نیشنلسٹ ڈویژن جن کے سپرد شنگھائی کا دفاع تھا دشمن سے جا ملے ہیں۔ اور فضائی افواج کو دشمن کے ساتھ مل جانے کو روکنے کے لئے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ جو طیارچی اپنے جہاز کمیونسٹوں کے حوالے کر دے گا۔ اس کے قریبی عزیزوں کو سزائے موت دے دی جائے گی۔ ووسنگ جو شنگھائی تک پہونچنے کے بحری راستہ پر واقع ہے۔ ابھی تک مقابلہ کر رہا ہے۔ بندرگاہ سے کئی ایک جہازوں کی روانگی اس امر کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ اس اہم شہر کا دفاع نیشنلسٹ کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ شہر اگر دشمن کے قبضہ میں آ گیا۔ تو شنگھائی بالکل علیحدہ ہو جائے گا۔ شنگھائی کے نیشن ایل جونگ ہو کے رہائشی موضع میں قلیوں کے تین جتھوں نے اعلیٰ دکانوں کو شہر کے مغربی راستوں کی سطح کے برابر کرنے کے لئے گرانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ دفاع میں سہولت پیدا ہو جائے۔

ان کی تباہی سے جو سامان مل رہا ہے وہ دفاعی کاموں میں استعمال ہو رہا ہے۔ یہ موضع محاذ جنگ کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

نیشنلسٹ فضائی افواج فارموسا میں

ہانگ کانگ ۱۷ مئی۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ چین کی نیشنلسٹ فضائی فوج اب پوری طرح فارموسا میں قائم ہو گئی ہے۔ ایک برطانوی طیارچی نے جو ابھی شنگھائی سے آیا ہے بتایا کہ طیارے شہر سے جہاں کل ان پر گولیاں چلائی گئی تھیں روانہ ہو رہے ہیں۔ طیاروں کو فضائی مستقر سے روانہ ہوتے ہی ۶ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنی پڑتی ہے۔

شنگھائی سے ہانگ کانگ روانہ ہونے والا آخری جہاز ایک ٹینکر ۲ ہزار پناہ گزینوں کو لے کر یہاں پہونچا ہے۔ جب یہ جہاز وانگ پو دریا کس سے گزر رہا تھا۔ تو اس پر کمیونسٹوں نے گولیاں چلائیں۔ (داستار)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل
مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۹ء

اسلامی نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ دنیا میں اس وقت ملکیت کے متعلق دو انتہائی نظریے باہم برسرپیکار ہیں۔ اور دنیا کے سمجھدار لوگ بلکہ خود ان نظریات کے حامی ممالک بھی اب اس طرف کچھ متوجہ ہو رہے ہیں۔ کہ دونوں نظریوں کے بین بین کوئی ایسا لائحہ عمل دریافت کیا جائے۔ جو عالمگیر امن و اطمینان پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکے۔

ہم نے اس ضمن میں یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ نری دنیاوی عقل اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اسکی پہنچ صرف زندگی کے مادی پہلو تک ہی رہتی ہے۔ پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ وہ مذاہب بھی جو مذہب کو صرف چند غیر عقلی اعتقادات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ اور اسکو انسان کا نجی معاملہ قرار دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کا حل پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ مذہب کو زندگی کے اجتماعی شعبوں سے الگ کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی مذہب اس مسئلہ کو حل کر سکتا ہے۔ تو وہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو انسان کی زندگی کے ہر انفرادی اور اجتماعی پہلو کے لئے ایک خاص لائحہ عمل اخلاق کی بنیادوں پر تجویز کرتا ہے۔ اور کہ اس معیار پر دنیا کے تمام مروجہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو پورا اترتا ہے۔ اس لئے زندگی کے اس شعبہ میں بھی جس میں ملکیت کا سوال حل طلب ہو جاتا ہے۔ اس نے ایسے اصول پیش کئے ہیں۔ کہ اگر دنیا ان کو اپنانے کی کوشش کرے۔ تو وہ اس تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکتی ہے۔ جس میں دونوں متذکرہ بالا انتہائی نظریات کی مناقشت اسکو ہمیشہ کے لئے گرا دینے کی دھمکی دے رہی ہے۔ ملکیت کے متذکرہ دونوں انتہائی نظریات اپنے اپنے نقطۂ نظر سے اسکی عالمگیری فطرت کے قائل ہیں۔

سرمایہ داری نظریہ جب ہر ایک کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی توفیق کے مطابق دنیا کی قیمتی اشیاء پر حقوق ملکیت قائم کر سکتا ہے۔ تو وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ ملکیت کی حیثیت انسان کی قوت جلب منفعت پر منحصر ہے۔ ورنہ اشیا سب کے لئے یکساں طور پر موجود کی گئی ہیں۔ اسی طرح اشتراکیت بھی اشیاء کی عامیانہ حیثیت کو تسلیم کرکے ہی کہتی ہے۔ کہ یہ سب کے لئے یکساں طور پر مشترک رہنے دی جائیں۔ کوئی شخص ان پر انفرادی حق ملکیت قائم نہ کرے۔ بلکہ ایک نظام کو ہر چیز کا مشترک مالک گردانا جائے۔ اور ایک نظام کے ماتحت ہر ایک یکساں طور پر اس سے استفاع کرے۔

جیسا کہ ہم کل عرض کر چکے ہیں۔ یہ دونوں نظریات نظری لحاظ سے بہت دلچسپ اور دلآویز معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب ان نظریات کو عمل کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ تو وہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ جن کے دونوں کے حامی اپنی اپنی جگہ دعویدار ہیں۔ اس لئے دنیاوی عقل کی رو سے بھی ایک ایسے درمیانی لائحہ عمل کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ جو قابل عمل ہو۔

ہم نے کل عرض کیا تھا۔ کہ وہ درمیانی لائحہ عمل اسلام پیش کرتا ہے۔ جس کی اس وقت دنیا کے بہی خواہوں اور عقلمندوں کو تلاش ہے۔ اسلام بھی ہر چیز کو دونوں متذکرہ انتہائی نظریات کی طرح عالمگیر حیثیت دیتا ہے۔ اور قرار دیتا ہے۔ کہ دنیا کی تمام ایسی چیزیں سارے جانداروں کے لئے مشترکہ ہیں۔ اور اس لئے وہ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالے کی ذات کو قرار دیتا ہے۔ لیکن سرمایہ داری کی طرح ساتھ ہی وہ یہ بھی قرار دیتا ہے۔ کہ ہر انسان اپنی توفیق اور قوت کے مطابق حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنی قوت بازو سے پیدا شدہ دولت کو اپنی ضروریات کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ کئی طرح کی طوعی اور اکراہی پابندیاں ایک حد تک لگا دیتا ہے۔ جہاں تک اکراہی پابندیوں کا تعلق ہے۔ یہ اشتراکیت سے ملتی جلتی ہیں۔ اگرچہ کمیت اور کیفیت دونوں میں اس سے جداگانہ مزاج رکھتی ہیں۔ اسلامی نظام فالتو دولت پر جو سالانہ اخراجات سے بچ رہتی ہے۔ کچھ فی صدی بالجبر وصول کرتا ہے۔ اور باقی دولت مجازی مالک کے پاس ہی رہنے دیتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ہر انسان کی ضروریات کے اختلاف کا فطری اصول تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے انسان کی تربیت اس طرح کی کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ خوشی سے اپنا تقریباً تمام فالتو مال قوم کے حوالے کر دے۔ اسلام کا اس ضمن میں حقیقی کارنامہ یہی ہے۔ کہ وہ انسانی ذہنیت کی تربیت اس نہج پر کرنا چاہتا ہے۔ کہ انسان برضا و رغبت ملکیت اشیاء کی عالمگیر اور مشترکہ حیثیت کو تسلیم کرے۔ اس لئے اس کے تمام وہ قانون جو اس نے اکراہی انفاق کے پیش کئے ہیں محض مشقی نوعیت رکھتے ہیں۔ یعنی ایک خاص حد تک تو ان کو انفاق پر مجبور کیا جائے۔ اور اس طرح ان کو انفاق کی ایسی عادت ڈال دی جائے کہ وہ خوشی سے اپنی جائز ضروریات سے زائد دولت دوسروں کے لئے چھوڑ دیں۔

اب ہم ان تینوں طریقوں کی عملی صورت حال کو ایک مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ دونوں اول الذکر نظریات صرف مادی زندگی کے انعامات کے قائل ہیں۔ حیات بعد ممات کے انعامات کو تسلیم نہیں کرتے۔

اب فرض کیجئے۔ کہ دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک الف تو روزانہ دو روٹیاں کماتا ہے۔ مگر اس کو ضرورت صرف ایک روٹی کی ہے۔ دوسرا ب صرف ایک روٹی کما سکتا ہے۔ مگر اس کو ضرورت دو روٹیوں کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ دونوں زندہ رہیں۔ ظاہر سرمایہ داری طریقہ اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ الف نے جو فالتو روٹی کمائی ہے۔ اس نظریہ کے لحاظ سے اس کو پورا پورا حق ہے۔ کہ اپنی کمائی اپنے پاس رکھے۔ اور ب کو اس میں سے کچھ نہ دے۔ سرمایہ داری نظاموں میں جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق محض دوسرے کے حق ملکیت پر تجاوز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصول جب یہ ہے۔ کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بلا شرکت غیرے مالک ہے۔ تو اس میں سے قوم کے اجتماعی کاموں کے لئے جبراً لینا ناجائز ٹھہریگا۔ اس اصول کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ الف کے پاس فالتو روٹیاں جمع ہوتی رہیں گی۔ اور ب بھوکوں مر جائے گا۔ اب لیجئے اشتراکیت کو۔ تو اس کے اصول کے مطابق الف سے فالتو روٹی جبراً چھین کر ب کو دے دینی چاہیئے۔ تاکہ دونوں زندہ رہیں۔ مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہوگا۔ الف اپنے دل میں کہے گا۔ کہ میں کیوں نہ ایک ہی روٹی اپنی ضرورت کے مطابق کماؤں۔ کیا دنیا کی کوئی طاقت ہے۔ جو اس کو دو روٹیاں کمانے پر مجبور کر سکتی ہے؟ قطعاً نہیں تو پھر اس کا نتیجہ بھی وہی ہوگا۔ جو سرمایہ داری طریقہ کا ہوا۔ کہ ب بھوکوں مر جائے گا۔ بلکہ اس میں یہ نقصان ہوا۔ کہ الف کے پاس اس دن کے لئے کچھ بھی جمع نہ ہوگا۔ جس دن بیماری وغیرہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکے گا۔ اور اگر مقابلہ میں مارا گیا۔ تو الف اور ب دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔

اب فرض کیجئے۔ کہ الف اور ب اسلامی نظام میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قائل ہیں۔ الف کو قانوناً اپنی فالتو روٹی کا کچھ حصہ ب کو دینا پڑیگا۔ پھر اگر وہ باقی حصہ کو جمع کرکے ب کو نہ دیگا۔ تو اس کو یہ خوف ہوگا۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ حیات بعد ممات کے انعامات سے محروم ہوگا۔ بلکہ خزانہ جمع کرنے اور اس کو دوسرے کے لئے انفاق نہ کرنے کی وجہ سے سخت عذاب دیا جائے گا۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کہ الف اور ب دونوں زندہ رہیں گے۔

ہم نے یہ مثال تینوں بنیادی اصولوں کو واضح کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ پہلے اور دوسرے نظریہ کی ملی جلی حالتوں کو ہم نے اس لئے نہیں لیا۔ کہ وہ لا محالہ اپنے مرکزی اصولوں سے ہٹی ہوئی حالتیں ہیں۔ بعض اشتراکی کہا کرتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام صرف خلافت راشدہ تک قائم رہ سکا۔ آگے رک گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو نظام تیس چالیس سال تک چل سکتا ہے۔ اس کا قابل عمل ہونا ثابت ہے۔ اس کے خلاف خالص اشتراکی نظام ہیں ایک دن چلا کر دکھایا جائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک لمحہ قائم نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔

درخواست دعا

جناب محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان کے صاحبزادہ عبد السلام کیمبرج یونیورسٹی میں فزکس کے آخری امتحان میں ۲۶ ۵/۹ کو شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کے گزشتہ تعلیمی کوائف حسب ذیل ہیں:-

۱۹۴۰ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں ۶۶۵/۸۵۰ نمبر لیکر اول رہا۔ اور ریکارڈ توڑا۔
۱۹۴۲ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں ۵۵۵/۶۵۰ نمبر لیکر اول رہا اور آرٹس کا ریکارڈ توڑا۔
۱۹۴۴ء میں پنجاب یونیورسٹی کے [illegible] پاس کورس ۵۱۳/... نمبر لیکر اول رہا اور [illegible] کیا۔
۱۹۴۵ء پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی۔اے آنرز انگریزی نمبر اول پر آیا۔ اور ریکارڈ مات کیا۔
۱۹۴۶ء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔اے میں ۵۷۳/۶۰۰ نمبر لیکر اول آیا اور ریکارڈ مات کیا۔
۱۹۴۸ء کیمبرج یونیورسٹی میں حساب میں ٹرائیپوز میں فرسٹ کلاس لیا۔ اور Wrangler ہوا۔
۱۹۴۹ء اب کیمبرج یونیورسٹی دفزکس) ٹرائیپوز میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس وقت وہ ایٹم انرجی کا امتحان دیں گے۔ ایف اے پاس کرنے کے بعد آپ ریلوے انجنئرنگ کے امتحان میں ہندوستان بھر میں اول رہے۔ حضور سے منظوری طلب کی۔ لیکن حضور نے فرمایا۔ کہ ان کی تعلیم کی تکمیل کرائی جائے۔ یہ بزدلی ہوگی۔ اگر ان کو کسی ملازمت میں ڈالا جائے۔ یہ تکمیل تعلیم حضور کے ارشاد کے ماتحت ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے ۵۰۰/- روپیہ ماہوار کا وظیفہ Ph.D کے لئے اور منظور کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ آپ کی امتحان میں شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جس کا ہو منگوا لے

جلسہ ربوہ کے ایام میں سیالکوٹ بارک سے ایک انڈی پنڈنٹ پڑا ملا ہے۔ جس دوست کا ہو۔ حسب ذیل پتہ سے طلب فرمالیں۔ ناصر احمد بیاتی مبلغ معرفت دفتر دعوت و تبلیغ ربوہ تحصیل [illegible]

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جو زیرِ تصنیف ہے، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۲)

دراصل سارا دھوکا اس بات سے لگا ہے کہ انسانی حقوق کی اقسام پر غور نہیں کیا گیا۔ انسانی حقوق دو قسم کے ہیں (۱) ایک وہ حقوق ہیں جو حکومت کے ذمہ ہوتے ہیں جیسے کہ مثلاً عدل و انصاف کا قیام یا قومی عہدوں کی تقسیم وغیرہ اور (۲) دوسرے وہ حقوق ہیں جو یا تو فطری اور قدرتی رنگ میں حاصل ہوتے ہیں جیسے جسمانی طاقتیں اور دماغی قویٰ وغیرہ اور یا وہ انفرادی کوشش اور انفرادی جدوجہد کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں جیسے دولت یا مکسوب علم وغیرہ۔ اسلام نے نہایت حکیمانہ طریق پر ان دونوں قسم کے حقوق میں اصولی فرق ملحوظ رکھا ہے۔ یعنی جہاں تک ان انسانی حقوق کا تعلق ہے جو حکومت کے ذمہ ہوتے ہیں اسلام نے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کامل مساوات قائم کی ہے۔ اور مختلف قوموں اور مختلف انسانوں میں قطعاً کوئی فرق پیدا نہیں کیا۔ لیکن جہاں دوسری قسم کے حقوق کا دائرہ شروع ہوتا ہے جو فطری قویٰ اور انفرادی جدوجہد سے تعلق رکھتے ہیں وہاں اسلام نے ایک مناسب حد تک دخل دے کر مختلف طبقات اور مختلف افراد کے فرق کو کم کرنے کی ضرور کوشش کی ہے لیکن ظلم و جبر کے رنگ میں سارے فرقوں کو یکسر مٹانے کا طریق اختیار نہیں کیا۔ اور حق یہ ہے کہ اس میدان میں سارے فرقوں کو مٹانا ممکن بھی نہیں ہے مثلاً جسمانی طاقتوں کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ دماغی قوتوں کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے؟ اور جب یہ فرق نہیں مٹائے جا سکتے تو ظاہر ہے کہ ان فرقوں کے طبعی نتائج بھی نہیں مٹائے جا سکتے۔ ہاں چونکہ انسان مدنی الاصل صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور اس کی فطرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مل کر اور جہاں تک ممکن ہو ان کے لئے قربانی کرتے ہوئے زندگی گزارے اس لئے اسلام نے یہ ضرور کیا ہے کہ انسان کی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے اس سے بعض قومی ضرورتوں کے لئے قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے اور اس مطالبہ کو اس انتہائی حد تک پہنچا دیا ہے جو ایک انسان کی انفرادیت کو مٹانے اور ظلم کا طریق اختیار کرنے کے بغیر اس کے اردگرد کے گرے ہوئے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اوپر اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھ لینے کے بعد اسلامی مساوات اور اشتراکیت کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے بشرطیکہ کوئی شخص دیانت داری کے ساتھ اسے سمجھنے کے لئے تیار ہو۔

اسلام ایک وسطی نظریہ پیش کرتا ہے

ایک اور اصولی بات جو اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق یاد رکھنی چاہئے یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ اس میں ہر وقت ایک جدوجہد کی کیفیت قائم رہنی چاہئے اور درحقیقت زندگی ایک پیہم حرکت اور مسلسل جدوجہد ہی کا نام ہے اور انسان کی ساری ترقی اسی پیہم حرکت اور اسی مسلسل سعی کے ساتھ وابستہ ہے پس اسلام کسی ایسے نظام کا مؤید نہیں ہو سکتا جس میں انسان کو جدوجہد کے میدان سے نکال کر دوسرے کے کمائے ہوئے مال کو بیٹھے بیٹھے کھانے یا دوسرے کے سہارے پر کھڑے ہو کر زندگی گزارنے کا راستہ اختیار کرنا پڑے۔ بے شک اسلام بھی انفرادی زندگی کے لئے بعض خارجی سہارے مہیا کرتا اور ان سے وقتی فائدہ اٹھانے کا سامان پیدا کرتا ہے۔ مگر اس کا اصل زور اس بات پر ہے کہ ہر انسان خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اور اپنے ہاتھ کی طاقت یا اپنے دماغ کی قوت سے اپنے لئے زندگی کا رستہ بنائے۔ وہ خارجی سہاروں کو ایک زائد امدادی حیثیت تو ضرور دیتا ہے مگر صرف انہی پر کامل تکیہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا اسی لئے قرآن شریف ورثہ کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے مالوں کو بیٹھ کر کھانے والوں کے متعلق فرماتا ہے:

تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا

(سورۃ فجر رکوع ۱)

یعنی "تم لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ورثہ کے مالوں کو کھانا چاہتے ہو اور خواہش رکھتے ہو کہ یہ جمع شدہ مال کبھی ختم نہ ہو اور تم ذخیرہ شدہ دولت سے عشق لگائے بیٹھے ہو۔"

اس لطیف آیت میں اسی حقیقت کی طرف ارشاد کرنا مقصود ہے کہ خدائے اسلام کو ایسی زندگی پسند نہیں جو انسان کو جدوجہد اور سعی و عمل کے میدان سے نکال کر کسی خاص کھونٹے کے ساتھ باندھ دے۔ کیونکہ اس طرح آہستہ آہستہ انسان کے فطری قویٰ زنگ آلود ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت یعنی کمیونزم دونوں انسان کو جدوجہد والی زندگی سے نکال کر دوسروں پر تکیہ کرکے بیٹھ جانے کا رستہ کھولتے ہیں۔ یعنی جہاں سرمایہ داری جمع شدہ روپے کا کھونٹا گاڑ کر اس کے ساتھ انسان کو باندھ دیتی ہے وہاں اشتراکیت یعنی کمیونزم دوسری انتہا کی طرف لے جا کر اور حکومت کے کھونٹے کے ساتھ باندھ کر انسان کو اپاہج بنا دینا چاہتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گو یہ انتہائیں جدا جدا ہیں مگر حقیقۃً سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں میں یہی اصول چلتا ہے کہ انسان کی انفرادی جدوجہد کے میدان سے نکال کر کسی مضبوط کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا جائے جہاں وہ ہر وقت چوکس رہنے کی ضرورت محسوس کرنے کے بغیر آرام کی زندگی گزار سکے۔ پس غور کیا جائے تو یہ دونوں افراط و تفریط کی راہیں ہیں جن سے خدائے اسلام لوگوں کو بچا کر جدوجہد کے سرگرم میدان میں کھڑا رکھنا چاہتا ہے۔ اشتراکیت کا اصول کیا ہے؟ یہی نا کہ قوم کے سب افراد مل کر متحدہ زندگی گزاریں اور خواہ بعض افراد دوسروں سے کمزور ہوں اور بعض مضبوط ہوں اور خواہ بعض سست ہوں اور بعض چوکس ہوں وہ گریں تو اکٹھے گریں اور کھڑے ہوں تو اکٹھے کھڑے ہوں۔ مگر غور کرو کہ کیا یہ بھی سرمایہ داری کی طرح ایک غیر طبعی سہارا نہیں جو انفرادی جدوجہد سے انسان کو غافل کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ بے شک اسلام نے بھی کمزور افراد کے لئے ملک و قوم کا سہارا مہیا کیا ہے مگر اس نے کمال دانشمندی سے اس سہارے پر پورا بھروسہ نہیں ہونے دیا۔ اور انفرادی بوجھ کی اصل ذمہ داری افراد پر رکھی ہے اور زائد سہارا صرف جزوی امداد کے طور پر یا غیر معمولی حالات کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ پس اسلام ہی وہ وسطی مذہب ہے جس نے سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں انتہاؤں سے بچتے ہوئے ایک درمیانی رستہ کھولا ہے۔ وہ نہ تو جمع شدہ اموال کے ساتھ انسان کو باندھ کر اسے سرمایہ داری کے طریق پر بیکار کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی اسے اشتراکیت کے اصول پر کلیۃً حکومت کے سہارے پر رکھ کر اس کی انفرادی جدوجہد کو کمزور کرتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

(سورہ بقرہ رکوع ۱۷)

یعنی "اے مسلمانو! ہم نے تمہیں ایک وسطی امت بنایا ہے تاکہ تم ہر قسم کی انتہاؤں کی طرف جھک جانے والی قوموں کے لئے خدا کی طرف سے نگران رہو۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے اپنے اقتصادی نظام میں وسطی طریق اختیار کیا ہے اور اگر کوئی دل و دماغ رکھنے والا شخص اشتراکیت کے مقابلہ پر اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق منصفانہ غور کرنا چاہے تو اس کے لئے اس نکتہ میں بھی بھاری سبق ہے کہ گو انتہاؤں کا فرق ضرور ہے یعنی سرمایہ داری ایک انتہا پر واقع ہے اور اشتراکیت دوسری انتہا پر۔ مگر بہر حال اشتراکیت بھی ایک دوسری صورت میں اسی مصیبت کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جو اس کے مقابل کی انتہا یعنی سرمایہ داری نے پیش کی تھی۔ یعنی یہ دونوں نظام انسان کو جدوجہد کے میدان سے نکال کر کسی نہ کسی کھونٹے کے ساتھ باندھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے وسطی رستہ اختیار کرکے ایک طرف تو انسان کی انفرادی جدوجہد کو قائم رکھا ہے اور دوسری طرف خاص حالات کے پیش نظر قوم میں اخوت اور اتحاد کی روح قائم رکھنے کے لئے بعض خارجی سہارے بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ اور یہی وہ رستہ ہے جس سے انسان کا دماغ کند اور منجمد ہونے سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ جو لعنت آج دنیا کے سامنے سرمایہ داری نے پیدا کی ہے وہی کچھ عرصہ کے بعد ایک مختلف صورت میں اشتراکیت کے ذریعہ دنیا کے سامنے آنے والی ہے۔

استثنائی حالات میں خوراک کی مساویانہ تقسیم

دولت کی تقسیم کے متعلق اس حکیمانہ نظریہ کے باوجود جس میں عام حالات کے ماتحت جبری طریق کے اختیار کرنے کے بغیر دولت کو منصفانہ رنگ میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ انفرادی جدوجہد کا محرک بھی قائم رہے اور ملکی دولت چند ہاتھوں میں جمع بھی نہ ہونے پائے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کبھی کوئی ایسے خاص حالات پیدا ہو جائیں کہ کسی ملک یا قوم یا بستی کی خوراک کے ذخیرہ میں کمی آ جائے یعنی ایک حصہ کے پاس تو زائد خوراک موجود ہو اور دوسرے حصہ کے پاس اس کی اقل ضرورت سے بھی کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اس قسم کے ہنگامی حالات میں خوراک کی مساویانہ تقسیم کا جبری نظام بھی جاری کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ:

خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ فاصابنا جھد حتی ھممنا ان ننحر بعض ظھرنا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا ازوادنا۔ (مسلم باب استحباب خلط الازواد)

یعنی "ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے مگر رستہ میں ہمیں خوراک کی سخت تنگی پیش آئی حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ اپنی سواریوں کے بعض اونٹ ذبح کر دیں اس پر آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ سب لوگوں کے خوراک کے ذخیرے اکٹھے کر لئے جائیں۔ اور پھر آنحضرت صلعم نے ان میں سے سب کو مساویانہ راشن بانٹنا شروع کر دیا۔"

(باقی)

درخواستِ دعا

میرا بچہ محمد داؤد واقفِ زندگی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرما دے۔ (۲) میرے مولود بچہ کا نام حضور نے ادریس احمد تجویز فرمایا ہے یہ بچہ بھی بیمار ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

ریڈیو پر تقریریں۔ تبلیغی اجلاس۔ ملاقاتیں

رپورٹ ہیمبرگ مشن بابت ماہ اپریل۔ سنہ ۱۹۴۹ء

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے انچارج جرمن مشن)

آج یورپ کی دنیا مبشرین اسلام کو نامساعد حالات میں کام کرتے ہوئے دیکھ کر حیران ہے ان کی عقل سے یہ امر باہر ہے کہ اس وقت جبکہ دنیا مادیات میں اس قدر ترقی کر چکی ہے کسی مذہب کا پنپنا اور ترقی کرنا کیسے ممکن ہے۔ دوسری طرف ہم محض اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بھروسہ پر محکم اسلام کو اکناف عالم میں گاڑنے کا عزم کئے ہوئے ناموافق حالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی کامیاب رہنمائی کے طفیل اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی" تذکرہ صفحہ ۲۸۶ اپنے حقیقی معنوں میں پورا ہو رہا ہے۔ جرمنی میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت احمدیت کا یہ خادم تبلیغ و تربیت کے کام میں اس ماہ بھی مصروف رہا۔ احباب کی خدمت میں رپورٹ کارگزاری ماہ اپریل عرض ہے

ہفتہ وار تبلیغی اور تربیتی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں اسلامی تعلیمات کے متعلق تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ ان میں دو مضامین پر خاص طور پر روشنی ڈالی۔ اسلامی نماز کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اسلامی نماز قلب کی صفائی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہے ایک مسلمان صرف ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اور اس کے سامنے اپنی مناجات کو پیش کر کے اس کی رحمت اور فضل کو جذب کرتا ہے۔ اسلامی نماز ہر پہلو سے جامع ہے اور اخوت کا بے نظیر نظارہ پیش کرتی ہے۔ تمام مسلمان امیر اور غریب بادشاہ اور فقیر پہلو بہ پہلو خدا تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے اس کی تائید و نصرت کو طلب کرتے ہیں یورپ میں یہ اعتراض کثرت سے پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خاکسار نے اپنی دوسری تقریر میں قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا کہ اسلام امن صلح اور رواداری کا مذہب ہے پھر اسلامی جنگوں کی حقیقت کو بیان کیا اور اس امر پر زور دیا کہ یہ جنگیں دفاعی رنگ کی تھیں علاوہ ازیں قرآن کریم کی جن آیات کی تفسیر پر مشتمل دو تقاریر ہوئیں ہمارے احمدی بھائی عبد الرحمٰن صاحب Uaw Hamm نے دو دفعہ یہ تقاریر تیار کر کے احباب کی خدمت میں پیش کیں۔ ان اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔

تربیتی ملاقاتیں

ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ انفرادی طور پر خاکسار اپنے احمدی احباب سے ملاقاتیں کرتا رہا۔ چنانچہ برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں تین دفعہ جانے کا موقعہ ملا اور ان سے اور ان کی اہلیہ محترمہ خدیجہ شوبرٹ سے گفتگو کرنے کے مواقع ملے برادرم عبد الرحمٰن Uaw Hamm تین دفعہ ملنے آئے یہ دوست مجھ سے قرآن کریم باترجمہ پڑھ رہے ہیں یہ اکیلے نوجوان ہیں اور نہایت شوق اور محنت سے اسلام کے متعلق مطالعہ کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دیتے رہتے ہیں اور عربی پڑھ سکتے ہیں برادرم عبد الکریم صاحب ڈنٹر سے بہت دفعہ ملاقات ہوئی۔ خاکسار انہیں نماز عربی میں یاد کروا رہا ہے۔ اپنی احمدی بہن منصورہ سے چار دفعہ ملاقات ہوئی۔ ہماری یہ بہن مشن کے کاموں میں باوجود اپنی شدید مصروفیت کے میری اخلاص سے امداد کرتی رہتی ہیں اور اپنے علم کو وسیع کرنے اور لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی طرف توجہ دیتی رہتی ہیں۔ ایک روز محترم صادقہ Schneider ملنے آئیں اور ان سے اسلام کے متعلق بھی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ برادرم عبد الرحیم صاحب Schneider اکثر مصروف رہتے ہیں اس لئے خاکسار نے ان کے دفتر جا کر دو دفعہ ان سے ملاقات کی۔

تبلیغی ملاقاتیں

تربیت کے علاوہ تبلیغ کی طرف بھی خاکسار توجہ دیتا رہا۔ ہمارے احمدی دوست مشتاق احمد صاحب Brandes کی اہلیہ محترمہ مسز Brandes ابھی جماعت میں شامل نہیں ان سے قریباً ہر روز خاکسار اسلام کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اسلام کے قریب آ رہی ہیں اور اسلامی تعلیمات کی فوقیت کی قائل ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے اسی طرح برادرم عبد الکریم صاحب ڈنٹر کی اہلیہ محترمہ بھی ابھی جماعت میں شامل نہیں ان سے ایک دفعہ ان کے گھر جا کر لمبی گفتگو کی یہ دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ احباب سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاوند کے نقش قدم پر چلنے اور حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور دوست مسٹر Brandes جو کہ یہاں کی ایک مشہور اخبار کے عملہ میں سے ہیں۔ دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ ہمارے اجلاس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں اور اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں ان سے ایک روز ان کے دفتر جا کر بھی ملاقات کی اور ان کے شکوک اور شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی اس ملاقات کا ان کی طبیعت پر اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوسائیٹیز سے تعلقات

خاکسار ہیمبرگ کی مشہور سوسائیٹیز سے تعلقات کو استوار کرنے میں بھی کوشاں ہے۔ چنانچہ ماہ زیر رپورٹ میں یہاں کی ایک مشہور سوسائیٹی کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی یہ سوسائٹی دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے اور اس بارہ میں یہ وسیع پروپیگنڈا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ پریذیڈنٹ نے ہمارے کام کے متعلق علم حاصل کر کے دلچسپی کا اظہار کیا اور مجھ سے خواہش کی کہ کسی وقت میں ان کے اجلاس میں اسلام کے متعلق تقریر کروں۔ خاکسار نے رضامندی کا اظہار کیا اور انہوں نے مناسب وقت پر دعوت بھجوانے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح یونیورسل لیگ کے صدر مسٹر Oscar Blumenann سے پھر ملاقات کی ایک دفعہ پہلے ان کے اجلاس میں تقریر کرنے کا موقع مل چکا ہے۔ دو تقاریر کی انہوں نے مزید دعوت دی ہے ایک تقریر پاکستان اور اسلام کے متعلق وسط جون کو اور دوسری اسلام میں عورت کا درجہ کے موضوع پر آخر جون میں ہو گی۔ احباب کامیابی اور نیک نتائج کے لئے دعا فرمادیں۔

احباب ریڈیو سے ملاقاتیں

ریڈیو اشاعت کے سلسلہ میں ایک مفید ذریعہ ہے دو دفعہ بفضلہ تعالیٰ ہمیں ریڈیو پر بولنے اور سامعین تک اپنے خیالات کو پہنچانے کا موقع مل چکا ہے۔ لیکن یہ دونوں مواقع زیادہ تر سکول کے طلباء تک محدود تھے۔ گو دوسرے لوگ بھی ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ریڈیو سکول برانچ کے چیف WALTER A. SCHULZ سے ملاقات کی اور اپنے کام کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق اس سے گفتگو کی اس نے بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لیا اور اصولی طور پر عام پبلک کے لئے اسلام کے متعلق بیان جاری کرنے کی اجازت دے دی۔ اس بارہ میں اب بیان کی نوعیت کے بارہ میں قرآن ریڈیو سے ملاقاتیں کر رہا ہوں۔ سکول برانچ کے انچارج مسٹر ڈی سمتھ کارنگٹن (Wiltener) جن سے بفضلہ تعالیٰ میرے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ اس بارہ میں میری امداد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بارہ میں کامیابی کی پوری امید ہے

مختصر طور پر رپورٹ کارگزاری عرض کر کے اب یہ عاجز پیارے آقا اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے اور وہ دن جلد لائے جب کہ اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں لہلہاتا ہوا نظر آئے۔ ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ ایک بہت بڑا کام ہمارے سپرد ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سوا یہ کام ممکن نہیں۔ الٰہی وعدوں پر ہمیں یقین ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ہی بھروسہ ہے۔

اے خدا تو وہ دن جلد لا۔ جب لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں تو ہماری ہمتوں کو بلند فرما۔ اور ہم سے وہ کام لے۔ جو تیری رضا اور خوشنودی کے مطابق اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید ہوں۔ یہی ہماری خواہش اور تڑپ ہے اور ہم تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیری جناب میں ملتجی ہیں کہ تو ہمیں اس کام کو باحسن وجوہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

جملہ امیدواران داخلہ کی مزید اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب فیصلہ گورنمنٹ اب سکول ہذا کے داخلہ کی تاریخیں مندرجہ ذیل مقرر کی گئی ہیں۔

تاریخ وصول درخواست: یکم جولائی (۱/۷/۴۹)

تاریخ امتحان مقابلہ: ۲۶ ستمبر (۲۶/۹/۴۹)

جو لڑکے بوجہ امتحان ایف اے مقابلہ کے امتحان میں شامل نہیں ہو سکتے تھے اب ان کیلئے موقعہ نکل آیا ہے۔ نیز وہ لڑکے جو تیاری کے لئے کمی وقت کا شکوہ کرتے تھے انکے لئے بھی موقعہ ہے کہ کافی تیاری کر کے سرکاری وظیفہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو

(سیکرٹری بشیر احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۱ مارچ تک دفتر دوم سال پنجم کے وعدے پورے کرنیوالے

دفتر دوم کے سال پنجم کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے کرنے والے مجاہدین کے نام کا دوسرا حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ وعدہ کرنے والا ہر احمدی کوشش کرے کہ وعدہ کی رقم خواہ دفتر اول کے پندرھویں سال کا مجاہد ہو یا دفتر دوم کے سال پنجم کا ۳۱ مئی تک اس لئے ادا کر دے کہ اس اقدام سے وہ سابقون کی فہرست میں شامل ہو کر السابقون الاولون کا حق بھی محفوظ کر لینے والا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ سردار بی بی صاحبہ ملوک کلاں ۱۰/-/-
بشیر احمد ولد مولا بخش صاحب عالم گڑھ ۱۹/-/-
محمد الدین صاحب " ۶/۸/-
ملک میاں خان صاحب کھوکھر غربی ۵/-/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دمونہ ڈیلو عبداللہ ۱۰/۵
حافظ امام الدین صاحب گوڑیالہ ۱۲/-
بیگم علی محمد صاحب اناوی جہلم ۱۲/-/-
بچگان " " " ۴/-
شیخ عبداللطیف و مبشر احمد صاحب " ۱۰/-
" عبدالعزیز صاحب بزاز جہلم ۱۲/-
غلام رسول صاحب قادیانی " ۱۰/-
حاجی شیخ فضل حق صاحب " ۱۵/-
ڈاکٹر نور الٰہی صاحب بٹ " ۱۰/-
میاں عبدالسلام صاحب رہتاسی " ۲۰/-
سید محمد حسین شاہ صاحب " ۱۰۰/-
محمد و عبدالحق صاحب دوالمیال " ۱۴/-
ملک مولا بخش صاحب " ۴/-
[illegible] " " ۶/-
[illegible] صاحب " ۱۰/-
[illegible] صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب دوالمیال جہلم ۵/۸/-
صغریٰ بیگم اہلیہ ملک لال خان صاحب دوالمیال جہلم ۵/-
ملک اللہ دین صاحب محمود آباد جہلم ۵/۲
میاں منظور الحق صاحب " ۳۰/-
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب " ۲۲/۸
ملک محمد عالم صاحب " ۶/۸
غلام رسول صاحب پنشنر " ۵/۸
راجہ کرم الٰہی صاحب " ۵/۴
میاں غلام حسین صاحب مرحوم " ۵/-
اہلیہ ملک عبدالغنی صاحب " ۶/-
ملک فضل کریم صاحب " ۶/-
میاں عبدالسلام صاحب دعا پُرھا عالمگیر " ۱۵/-
بیوی صاحبہ زوجہ ملک عبدالکریم صاحب محمود آباد جہلم ۵/-/۴
اہلیہ صاحبہ ملک عبداللطیف صاحب محمود آباد جہلم ۵/-
ملک عبدالرحمٰن صاحب رتوچھ جہلم ۱۱/-
" محمد شریف صاحب کلر کہار " ۶/-
راجہ عبداللہ خان صاحب ملوٹ " ۴/۱۴
" بشیر احمد خان صاحب " ۳۰/-
اہلیہ مرحومہ بابو محمد یوسف صاحب ترقی " ۱۳/-
راجہ محمد فضل خان صاحب ڈنڈوت جہلم ۲۵/-
" ولایت خان صاحب ملوٹ " ۳۲/-

رشید احمد صاحب قیصرانی ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/-
فقیر محمد صاحب " ۴/-
محمد نواز صاحب راولپنڈی ۵۰/-
غلام رسول صاحب نقیب مسجد احمدیہ راولپنڈی ۵/-
امیر مولا بخش صاحب " ۱۶/-
اہلیہ " " ۴/-
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کیملپور " ۱۰۰/-
میاں عبدالرحیم صاحب جنگی محلہ " ۱۰/۸
اہلیہ عبدالمنان صاحب ناہید " ۴/-
قریشی نثار احمد صاحب " ۵/۱
مختار علی خان صاحب پوردہ عالی راولپنڈی ۱۷/-
پیر صلاح الدین صاحب " ۵/-
والدہ حمید و نثار احمد صاحب " ۶/۸/-
اہلیہ " " ۱۰/-
عبدالحمید صاحب حیدرآبادی " ۶/۸/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالکریم صاحب اٹک گڑھ ۵/۸
" محمد علی صاحب سٹور مین ۵/-
ملک محمود خان صاحب ۷۵/-
ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ٹیکسلا ۳۲/-/-
مستری ولی خان صاحب فورٹ سنڈیمن ۸۰/-
" میاں احمد صاحب " " ۸۰/-
پیر محمد زمان شاہ صاحب مانسہرہ ۲۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۶۰/-
دختر " " " ۳۰/-
سید مبارک احمد صاحب بسیر " ۳۰/-
اہلیہ سید مبارک احمد صاحب قادیانی مانسہرہ ۵/-
اہلیہ محمد عرفان صاحب " ۶/-
اہلیہ صاحبہ خان صاحب کرامت اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز ڈیرہ اسمٰعیل خان ۹/-
عبدالمجید صاحب تلہ گنگ ۲۴/-
سید سلام خان صاحب پشاور ۱۰/-
ہر دو اہلیہ و دختر سید سلام خان صاحب ۱۷/-
غلام حیدر صاحب و اہلیہ سے مارکر پشاور ۲۵/-
اہلیہ بابو شمس الدین صاحب سراج سلطانہ بنت ایشان ۱۳/-
ڈاکٹر نصیر فاطمہ صاحبہ پشاور ۱۱۹/-
ماسٹر سلطانہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد پشاور ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب مردان ۵/۸
والدہ محمد احمد صاحب دوکاندار " ۵/-
صفیہ بیگم اہلیہ سید محمود احمد صاحب " ۶/۶
اہلیہ صاحبہ چوہدری احمد حسن صاحب نوشہرہ ۶/۳
کیپٹن خادم حسین صاحب نوشہرہ ۲۰۰/-

بیگم صاحبہ کیپٹن خادم حسین صاحب نوشہرہ ۵۵/-
" چوہدری رسول احمد حسین صاحب " ۷/-
خان محمد عباس خان صاحب رتاب نارم چارسدہ ۱۴/-
امتہ الہادی بیگم بنت صاحبزادہ محمد طیب صاحب بنوں ۱۰/-
صاحبزادہ امیر زادہ خان صاحب اسماعیلیہ سرحد ۲۱/-
عبدالغفور رضا صاحب معہ اہلیہ و ہمشیرگان ۲/۴
دختران فضل الٰہی صاحب ٹوچی سرحد ۵/۸/-
ملک محمد امین صاحب منڈوہ کوہاٹ ۲۱/-
صلاح محمد صاحب دھوڈیال کشمیر ۵/۸/-
اہلیہ صاحب ملک ممتاز علی صاحب منٹگمری ۴۱/-
زینب بیگم اہلیہ محمد شریف صاحب " ۷/-
نور جہاں بیگم اہلیہ بشارت احمد صاحب " ۱۰/-
امینہ بی بی والدہ محمد عاشق صاحب پاکپتن ۶/-
میاں دوست علی صاحب زرگر " ۱۵/۴
چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ بلاک F اوکاڑہ ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ شیخ فیروز الدین صاحب " ۵/۴
میاں عبدالرحمٰن صاحب اوکاڑہ ۵/۱۱
شہربانو صاحبہ بنت چوہدری عدالت خان صاحب " ۵/۴
خورشید عالم صاحب چک ۲۲ G.D. " ۱۵/-
چوہدری عدالت خان صاحب " ۵/۴/-
" نور احمد صاحب قادیانی چک ۵۴ 7.L " ۲۵/-
محمد عبدالواحد صاحب چک ۵ 12.L منٹگمری ۱۹/-
محمد عبداللہ صاحب " " ۱۲/-
امتہ النذیر بیگم صاحبہ چک ۹۶ 12.L " ۶/۱۲
آمنہ بیگم صاحبہ " " ۶/۶
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز الدین صاحب چک ۹ 7.L " ۱۳/-
ثریا بیگم قیصرہ بنت ناظر عزیز الدین صاحب چک ۱۳ 9.L منٹگمری ۹/-
امتہ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب " ۸/-
اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۳۰ 11.2 " ۶/۱۲
ہر دو اہلیہ صاحبان چوہدری عطاء محمد صاحب " ۱۳/۸
سید سعید حسین صاحب اوورسیر عارف والہ ۳۲/-
امتہ الحفیظ بیگم اہلیہ نبی بخش صاحب گوگیرہ ۱۵/-
رشیدہ بیگم صاحبہ چک ۳۲ کمیر ۷/-
سکینہ بی بی اہلیہ مستری احمد دین صاحب گگو ۷/-
اہلیہ بابو غلام احمد پوسٹ ماسٹر ۵/۸/-
" میرزا احمد صاحب مبلغ افریقہ ۵/۸
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبداللطیف خان صاحب چاہ کھباگو والہ ملتان ۵/۴
چوہدری نذیر احمد صاحب لودھراں ۲۵/-
اہلیہ چوہدری عطاء محمد صاحب تحصیلدار لودھراں ۹/-
ملک محمد ابراہیم صاحب " ۸/-
میاں شریف احمد صاحب تجام خانیوال ۱۰/-
" محمد رمضان صاحب پنڈی دیوا سنگھ ملتان ۷/-
محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ " ۱۵/۸
عثمان غنی صاحب پنڈی دیوا سنگھ ۸/۱۲
محمد زکریا صاحب " " ۵/۲
قمر الدین صاحب ولد محمد الدین صاحب " ۵/۴/-
غلام محمد ولد حیات محمد صاحب پنڈی دیوا سنگھ ملتان ۵/۶

نور محمد صاحب ولد محمد زکریا صاحب پنڈی دیوا سنگھ ملتان ۵/-
نور بیگم زوجہ محمد زکریا صاحب پنڈی دیوا سنگھ ملتان ۵/۴
عائشہ بی بی اہلیہ عثمان غنی صاحب " ۵/۴
محمد مستقیم صاحب نیاپور مظفر گڑھ ۵/-
چوہدری محمد چراغ صاحب " " ۶۴/-
میر غلام محمد صاحب مظفر گڑھ ۱۲/-
امتہ الحی رحمت بیگم صاحبہ مولوی شمس الدین صاحب بورے والہ ۶/-/-
مبارکہ نسرین بنت چوہدری محمد شفیع صاحب S.D.O بہاولپور ۱۰/-/-
رفیع احمد صاحب پسر چوہدری محمد شفیع صاحب S.D.O بہاولپور ۲۵/-
چوہدری عبدالحمید صاحب جھول بہاولپور ۱۲/-
" محمد حسین صاحب " ۱۰/-
" حسن محمد صاحب " ۱۰/-
" محمد عبداللہ صاحب " ۲۱/-
" عطاء اللہ صاحب " ۱۴/-
حلیمہ بی بی صاحبہ " ۱۱/۴/-
فضل دین صاحب " ۶/-
امام الدین صاحب " ۸/-
محمد اسمٰعیل صاحب " ۱۲/-
چوہدری اللہ بخش صاحب چک لبستی مدھو زبرہ ۱۱/-
" علی محمد صاحب چک ۸۴ R بہاولپور ۲۴/-
اہلیہ چوہدری " " " ۱۱/۸
بشیر احمد صاحب " ۱۱/۸
ڈاکٹر فرزند علی صاحب منجانب والدہ صاحبہ چک ۱۲۰ P بہاولپور ۵/۵/-
ڈاکٹر فرزند علی صاحب منجانب امتہ الرشید اہلیہ مرحومہ بہاولپور ۵/۵
" نجم النساء اہلیہ صاحبہ " ۵/۵
" محمد احمد صاحب پسر " ۵/۸
" محمد افتخار صاحب " ۵/۸
محمدی بی بی صاحبہ " ۱۳/-
منور احمد صاحب " ۷/۴
چوہدری شریف احمد صاحب " ۱۰/۴
مریم بی بی اہلیہ حبیب الدین صاحب چک ۱۶۷ نہر والہ ۵/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب " ۱۵/-
بیگم بی بی زوجہ فضل دین صاحب چک ۱۶۸ 7R " ۵/-
آمنہ بی بی زوجہ محمد ارشاد صاحب " ۵/-
فضل بی بی زوجہ علی شیر صاحب " ۱۰/-
پسران " " " ۱۵/-
محمد عبدالخالق صاحب چک ۱۶۹ 7R بہاولپور ۲۶/-
رابعہ بی بی والدہ رحمت اللہ صاحب چک ۹ عبدالستار والہ بہاولپور ۶/-
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ شاہ محمد صاحب چک ۹ عبدالستار والہ بہاولپور ۶/-/-
مستری اللہ رکھا صاحب خراد اللہ آباد بہاولپور ۲۰/-
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ خورشید احمد صاحب اللہ آباد بہاولپور ۸/۸/-

راشن بندی لاہور

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

(ترمیم شدہ)

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ از ۲۲ مئی ۱۹۴۹ء

	وزن اجناس خوردنی			قیمت گیہوں فی من روپے آنے پائی ۱۲—۳—۶			قیمت آٹا فی من روپے آنے پائی ۱۳—۰—۰			قیمت میدہ فی من روپے آنے پائی ۲۲—۸—۶			قیمت چاول قسم اول فی من روپے آنے پائی ۲۷—۸—۶			قیمت چاول قسم دوم فی من روپے آنے پائی ۱۹—۵—۶			وزن چینی			قیمت چینی فی من روپے آنے پائی ۲۱—۴—۰		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۵	۰	۶	۶	۰	۷	۰	۰	۱۲	۶	۰	۱۴	۶	۰	۱۰	۳	۰	۰	۴	۰	۴	۳
۲	۰	۲	۱۰	۰	۱۳	۰	۰	۱۳	۹	۱	۸	۹	۱	۱۳	۰	۱	۴	۹	۰	۰	۸	۰	۸	۶
۳	۰	۳	۱۵	۱	۳	۳	۱	۴	۶	۲	۵	۲	۲	۱۱	۶	۱	۱۳	۹	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۵	۴	۱	۹	۹	۱	۱۱	۶	۳	۱	۶	۳	۱۰	۰	۲	۸	۹	۰	۱	۰	۱	۰	۹
۵	۰	۶	۹	۲	۰	۳	۲	۲	۳	۳	۱۳	۹	۴	۸	۶	۳	۳	۰	۰	۱	۴	۱	۵	۰
۶	۰	۷	۱۴	۲	۶	۶	۲	۹	۰	۴	۱۰	۳	۵	۶	۹	۳	۱۳	۰	۰	۱	۸	۱	۹	۰
۷	۰	۹	۳	۲	۱۳	۰	۳	۰	۰	۵	۶	۶	۶	۵	۳	۴	۷	۳	۰	۱	۱۲	۱	۱۳	۳
۸	۰	۱۰	۸	۳	۳	۶	۳	۶	۹	۶	۳	۰	۷	۲	۹	۵	۱	۳	۰	۲	۰	۲	۱	۳
۹	۰	۱۱	۱۳	۳	۹	۹	۳	۱۳	۶	۶	۱۵	۳	۸	۲	۳	۵	۱۱	۶	۰	۲	۴	۲	۵	۶
۱۰	۰	۱۳	۲	۴	۰	۳	۴	۴	۳	۷	۱۱	۹	۹	۰	۹	۶	۵	۹	۰	۲	۸	۲	۹	۹
۱۱	۰	۱۴	۷	۴	۶	۹	۴	۱۱	۳	۸	۷	۹	۹	۱۵	۰	۷	۰	۰	۰	۲	۱۲	۲	۱۴	۰
۱۲	۰	۱۵	۱۲	۴	۱۳	۰	۵	۲	۰	۹	۴	۳	۱۰	۱۳	۶	۷	۱۰	۰	۰	۳	۰	۳	۲	۰
۱۳	۰	۱۷	۱	۵	۳	۶	۵	۸	۹	۱۰	۱	۰	۱۱	۱۲	۳	۸	۴	۲	۰	۳	۴	۳	۶	۳
۱۴	۰	۱۸	۶	۵	۱۰	۰	۵	۱۵	۹	۱۰	۱۳		۱۲	۱۰	۶	۸	۱۴	۳	۰	۳	۸	۳	۱۰	۳
۱۵	۰	۱۹	۱۱	۶	۰	۳	۶	۶	۶	۱۱	۹	۶	۱۳	۹	۰	۹	۸	۶	۰	۳	۱۲	۳	۱۴	۶
۱۶	۰	۲۱	۰	۶	۶	۹	۶	۱۳	۳	۱۲	۵	۹	۱۴	۷	۶	۱۰	۲	۶	۰	۴	۰	۴	۲	۶
۱۷	۰	۲۲	۵	۶	۱۳	۶	۷	۴	۳	۱۳	۲	۳	۱۵	۶	۰	۱۰	۱۲	۹	۰	۴	۴	۴	۶	۶
۱۸	۰	۲۳	۱۰	۷	۳	۶	۷	۱۱	۰	۱۳	۱۴	۶	۱۶	۴	۳	۱۱	۷	۰	۰	۴	۸	۴	۱۰	۹
۱۹	۰	۲۴	۱۵	۷	۱۰	۰	۸	۱	۹	۱۴	۱۱	۰	۱۷	۲	۹	۱۲	۱	۰	۰	۴	۱۲	۴	۱۵	۰
۲۰	۰	۲۶	۴	۸	۰	۶	۸	۸	۶	۱۵	۷	۳	۱۸	۱	۳	۱۲	۱۱	۳	۰	۵	۰	۵	۳	۰

نوٹ:۔ عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں۔ خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جسکی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہیے۔

برلین میں سڑکوں کے ذریعہ سپلائی کے مسدود ہونے کا امکان

برلن ۲۰ مئی۔ برطانوی افسروں کا اندازہ ہے کہ برلن میں سڑکوں کے ذریعہ سپلائی کی آمد کے مسدود ہو جانے کا بڑا امکان ہے۔ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ۳۶ گھنٹے میں جو مشکلات روسیوں نے پیدا کی ہیں۔ اگر درست ثابت ہوئیں۔ تو یہ نیویارک معاہدہ کی خلاف ورزی پر محمول سمجھی جائیں گی۔ یہ مشکلات مغربی حصہ میں واقع فرموں پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ سڑکوں سے مال کی آمد مسدود رہے گی

صنعتی وتجارتی اطلاعات

رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹ اپنے آپ کو مشتہر نہ کریں

(۱) جو رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹ اپنے نام اور کاروبار کو اخباروں میں مشتہر کریں گے۔ ان کے نام آڈیٹرز سرٹیفکیٹ کے قاعدہ ۱۲ کے بموجب رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹوں کی فہرست سے خارج کر دیئے جائیں گے۔

---

(۲) پاکستان میں مشینی کنوؤں کے ذریعہ آبپاشی کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت ان کے متعلق اسکیمیں تیار کرنے کے لئے معلومات فراہم کر رہی ہے۔

---

(۳) جو فرمیں یا افراد مشکل الحصول کرنسی کے علاقوں سے لوہا اور فولاد درآمد کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں براہ راست درآمد کی اجازت دیدی جائیگی بشرطیکہ لوہے یا فولاد کی مطلوبہ مقدار ایک وقت میں ۲۵۰ ٹن سے کم نہ ہو۔

مشرقی پنجاب اور الور۔ بھرت پور۔ بلاسپور اور ہماچل پردیش کی ریاستوں اور دہلی کے امداد باہمی کے اداروں میں روپیہ جمع کرنے والے تخلیہ کنندگان اپنے مطالبات ۱۵ رجون ۱۹۴۹ء تک مغربی پنجاب کے امداد باہمی کے رجسٹرار کے سامنے پیش کر دیں۔

ہر قسم کے غلہ نیز بنولہ کے علاوہ کل تیل کے بیجوں کی برآمد بغرض تجارت کی غرض سے ممنوع ہے۔ اور اس کے لئے پرمٹ نہیں دیئے جا رہے ہیں۔

دولت پاکستان بنک کے حصہ داروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حصص کے سرٹیفکیٹ جن کی الاٹمنٹ کے اطلاعی خط معہ نمونہ کے دو دستخطوں کے ساتھ بنک کے سنٹرل ڈائرکٹوریٹ کو واپس کر دیئے گئے ہیں۔ بنک کے ان دفتروں سے حاصل کریں جن میں انہوں نے شروع میں درخواست دی تھی۔

لوہے اور فولاد کی چھیلن وغیرہ کی قیمتوں اور اس کی خرید و فروخت پر سے تمام پابندیاں اٹھا لی گئی ہیں۔

غذا اور زراعت کی کمیٹی نے تحقیقاتی اور فنی رپورٹوں کی اشاعت کے لئے ایک زراعتی سہ ماہی رسالہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے ساتھ اس کا اردو ایڈیشن بھی ہوگا۔

شہد کی مکھیاں پالنے کی تعلیم وتربیت

لاہور ۲۰ رمئی۔ شہد کی مکھیاں پالنے کے سرکاری فارم واقعہ سنی بنک مری میں یکم جون ۱۹۴۹ء سے باقاعدہ طور پر مکھیاں پالنے کی تربیت کے لئے پندرہ دن کا عملی کورس شروع کیا جائے گا۔ عملی کورس کی جماعت ۲۰ طالب علموں پر مشتمل ہوگی۔ مغربی پنجاب کے محکمہ اتحاد باہمی کے نامزد امیدواروں کے لئے اس جماعت میں آٹھ نشستیں رکھی گئی ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی مغربی پنجاب کے امیدواروں سے پانچ روپے۔ صوبہ کے باشندوں سے دس روپیہ اور بیرون صوبہ کے لوگوں سے تین روپے علی الترتیب فیس لی جائے گی۔ صوبہ کے ہر درخواست کنندہ کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ اپنی درخواست میں صوبہ مغربی پنجاب کا اصل مقیم ہونے کے بارہ میں اقرار نامہ تحریر کرے۔ اس بارہ میں مزید تفصیلات انٹامالوجسٹ حکومت مغربی پنجاب زراعتی کالج لائل پور سے مل سکتی ہیں۔

مذکورہ تربیتی کورس میں داخلہ سے متعلق درخواستیں پرنسپل زرعی کالج لائل پور کے پاس ۲۵ رمئی ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مغربی پنجاب کا دفتر پرمٹ

لاہور ۲۰ رمئی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کا دفتر پرمٹ وائی ایم سی اے کلب لاہور سے منتقل ہو کر ۲۹ ٹورنٹال لاہور میں آ گیا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ پہلے محکمہ پنچائت کا دفتر تھا۔

مہاجر وکلاء

لاہور ۲۰ رمئی۔ ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ ۱۵ ر اگست ۱۹۴۷ء کو ہائی کورٹ لاہور نے ہندوستان یا ہندوستانی ریاستوں سے آنے والے مہاجر وکلا کو جو لا گریجویٹ میں تھے ایک خاص اجازت دے رکھی تھی۔ کہ صوبہ مغربی پنجاب میں اپنا نام وکیلوں میں درج کرا لیں۔ ہائیکورٹ کی طرف سے یہ رعایت صرف ایک سال کے لئے تھی۔ آنریبل چیف جسٹس اور لاہور ہائیکورٹ کے معزز ججان نے اب اس رعایت میں ۱۴ ر اگست ۱۹۴۹ء تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رعایت سے مستفید ہونے کے خواہشمند احباب کو اپنی درخواستیں اگست ۱۹۴۹ء سے پہلے ارسال کر دینی چاہئیں۔

شرائط یہ ہیں۔ (۱) کسی مہاجر وکیل نے ہندوستان یا کسی ہندوستانی ریاست میں کم از کم دس سال وکالت کی ہو۔ (۲) اس نے کسی صوبہ یا ریاست جہاں وکالت جاری رکھی ہو سے منظور شدہ کسی قانونی امتحان میں کامیابی حاصل کی ہو (۳) وہ پاکستان میں ہجرت کر کے چلے آنے کو مجبور کیا۔

یہودی سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں

دمشق ۲۰ رمئی۔ شام کے ایک سرکاری ترجمان نے شام اور یہودیوں کی مذاکرات صلح کا جن کے ٹوٹ جانے کا اعلان گزشتہ منگل کو کیا گیا تھا تذکرہ کرتے ہوئے یہودیوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے محض فوجی گفت وشنید سے سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہودی حکام اس امر کا مطالبہ کرتے ہوئے کہ شامی فوجوں کو سابقہ شامی۔ فلسطینی سرحد پر واپس ہٹ آنا چاہیئے ان حدود سے بھی آگے بڑھ گئے۔ جو اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ نے صلح کی گفت وشنید میں مقرر کی تھیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ مجلس تحفظ نے صلح کی گفت وشنید کے دوسرے دور کے متعلق یہ کہا تھا۔ کہ اس میں صرف ان حدود پر غور کیا جائے۔ جو فوجی ضرورت کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ اور سیاسی تذکرہ نہ ہو۔

انہوں نے کہا جب یہودی شامی فوجوں کو شامی فلسطینی سابقہ سرحد پر ہٹ آنے پر زور دیتے رہے۔ تو شام نے اس امید پر دوسری تجویز پیش کی۔ کہ ممکن ہے اس پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ یہ ۱۰ رمئی کا واقعہ ہے۔ لیکن یہودی اپنے نظریہ پر اڑے رہے۔

اس گفت وشنید کی ناکامی کی ذمہ داری شامی وفد پر نہیں ہے۔ جس نے مجلس تحفظ کی قرار دادوں کے ذریعہ بین الاقوامی فیصلوں پر عمل کیا۔ بلکہ یہودیوں پر ہے۔ جو ان کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ (اسٹار)

مصر کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے

قاہرہ ۱۹ رمئی۔ مصری سینٹ کے صدر حسین ہیکل پاشا نے اخبار نویسوں کی کلب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ چند لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مصر اور عرب ریاستوں کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ ان کا رویہ عرب مسائل کے ساتھ ناروا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنا ان کے مفاد کے خلاف ہے۔ کیونکہ اقوام متحدہ ایک عالمگیر پلیٹ فارم ہے۔ جہاں سے دنیا کے عوام ایک دوسرے سے رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

نرسنگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۰ رمئی۔ وزیر صحت پیرزادہ عبدالستار ۲ جون کو پاکستان کی مرکزی نرسنگ کونسل کے پہلے اجلاس کا افتتاح کریں گے۔ یہ کونسل نرسوں۔ دائیوں اور حفظان صحت کا کام کرنے والیوں کی تربیت کا کم از کم معیار مقرر کرنے اور ان کو رجسٹر کرنے اور انہیں تربیت یافتہ تسلیم کرنے کی شرائط مقرر کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (اسٹار)

سردار اورنگ زیب کا عزم رنگون

کراچی ۲۰ رمئی۔ کل صبح برما میں پاکستان کے نامزد سفیر سردار اورنگ زیب خان بذریعہ ہوائی جہاز رنگون کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ توقع ہے کہ سفیر محمد علی ۲۴ رمئی کو پاکستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ انہیں حال ہی میں کناڈا میں پاکستان کا پہلا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

امریکہ میں عرب باشندے

بیروت ۲۰ رمئی۔ نیویارک میں لبنانی۔ شامی۔ امریکی اتحاد کی سوسائٹی نے شامی اور لبنانی الاصل امریکی باشندوں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے یہ کانفرنس ۴ر اور ۵ر جون کو سائوتھ اکیوز۔ نیویارک میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کی اطلاع بیان وزارت خارجہ کو پہنچ چکی ہے۔ اس کا مقصد ایسے ایک ہزار ممبروں کا ایک گروہ تیار کرنا ہے جو شام ولبنان کا دورہ کریں۔ اسی قسم کا دورہ ہر سال کیا جایا کرے گا۔ (اسٹار)

نرسوں کے لئے وظائف

کراچی ۲۰ رمئی۔ مستقبل میں نرسنگ کا معیار بہتر بنانے کے لئے حکومت پاکستان اس سال ۱۲۶ وظائف دیگی۔ اس مقصد کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی رقم مقرر کی جا چکی ہے۔ اس خرچ کو اسی رقم سے برداشت کیا جائیگا۔ ۲۰ وظائف غیر ملکوں میں تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے اور ۶ وظائف برقی پیغام اور ریڈیائی لہروں سے علاج کرنے کی ماہرانہ تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ باقی وظائف مقامی طور پر تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے جناح سنٹر ہسپتال کراچی اور لاہور اور ڈھاکہ میں تربیت کے مراکز کھولنے کی تجویز ہے۔ صوبائی حکومتوں اور کراچی کے چیف میڈیکل افسر سے اسٹاف کی امداد اور تربیت کی مدت کے متعلق تجاویز روانہ کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

غیر ملکوں میں تربیت کے سلسلہ میں عام نرسنگ بچوں کی نرسنگ۔ دائی گری اور دیگر اقسام کی نرسنگ کے لئے برطانیہ اور آسٹریلیا میں آسامیاں حاصل کر لی گئی ہیں۔ سند یافتہ نرسوں کو برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ نرسنگ کی تربیت دینے کی بھی تجویز ہے۔ امیدواروں کا انتخاب ایک کمیٹی کرے گی جس کی صدارت وزیر صحت پیرزادہ عبدالستار کریں گے۔ اس کمیٹی کی ایک ممبر بیگم لیاقت علی خاں ہوں گی برطانوی صلیب احمر کی مس ایم آر کی ریلانز نے حال ہی میں پاکستان میں نرسنگ کا پورے طور پر جائزہ لیا۔ ان کی تیار کردہ رپورٹ پر اس وقت حکومت غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah